



الاضواء AL-AZVĀ

ISSN 2415-0444; E- ISSN 1995-7904

Volume 34, Issue, 52, 2019

Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,  
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan.

## مفطراتِ صوم، جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں

*Muḥṭirāt* (Fasting Violators) In the light of Modern Medical Studies

عبدالرزاق \*

محمد اعجاز \*\*

Abstract:

*Sawm* or Fasting is basic pillar of Islam. It is fundamental obligation to every Muslim. A big corner of Islamic literature deals with its importance, divine reward, benefits and sharia ruling. In Islamic Law, the term Fasting is literally defined as an intentional abstinence from eating, drinking and sexual intercourse, before the break of the dawn till sunset. Things invalidate the fast are called "*Muḥṭirāt*" or actions that nullify Fasting. According to Islamic Jurists, there are four major things which invalidate the fast; eating, drinking, sexual intercourse, menstruation and post-childbirth. The last two *Muḥṭirāt* have no ambiguity in their application. As for as eating and drinking are concerned, there has a little bit complexity in their modern application. Because Jurists declare "*Muḥṭir*" when something enters into one's *Jawf* (interior part of brain and belly). What is meant by *Jawf*? Is it stomach or coelom? What are the ways and canals come to the *Jawf*? Sharia ruling about many medical treatments depends on the answers of these queries. Although Islamic scholars clarified everything in classic Islamic literature, yet modern medical science discovered complete human body structure and some previous suppositions about internal body system approved false. That is why it is necessary to revisit the portion regarding to *Muḥṭirāt* in the light of modern medical studies. This article is an effort to fulfill this need.

**Key Words :** *Muḥṭirāt*, Fasting Violators Fiqh and Modern Medical Studies

روزہ ارکانِ اسلام میں سے ایک نہایت اہم و بنیادی رکن اور ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے بنیادی فریضہ ہے۔ قرآن حکیم اور مشہور احادیث سے اس کی مشروعیت و فرضیت ثابت ہے اور اس کے بارے میں ترغیب و ترہیب بھی ثابت ہے۔ دیگر ارکانِ اسلام کی طرح تمام فقہاء کرام اور محدثین عظام نے روزے کے تمام مسائل

---

\* پی ایچ ڈی سکالر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

\*\* پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

بڑی شرح و بسط سے بیان فرمائے ہیں۔ لیکن عصرِ حاضر میں جدید میڈیکل سائنس نے علاج کے مختلف جدید طرق متعارف کروائے ہیں اور انسانی جسم کے اندورنی نظام کو بہت باریک بینی اور تفصیل و یقین سے واضح کیا ہے۔ ان جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں مفطراتِ صوم کے بارے میں کئی سوالات اور شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں، کہ انسانی اعضاء کی اس جدید تشریح سے ان جدید طرقِ علاج میں سے کون سا مفطرِ صوم ہے؟ اور کون سا نہیں؟ کیوں کہ اکثر فقہاء نے مفطراتِ صوم کے باب میں یہ قید لگائی ہے کہ اگر وہ چیز جو ف تاں تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو گا ورنہ نہیں۔ تو اس اعتبار سے جدید میڈیکل سائنس کی تحقیقات کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس مقالہ میں جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں مفطراتِ صوم کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

مفطر کا لغوی و اصطلاحی معنی: مفطر کا لغوی معنی ”کھولنے اور توڑنے والا“ کے ہیں۔ اصطلاح فقہاء میں ہر ایسی چیز کو مفطرِ صوم کہا جاتا ہے جس سے روزہ ختم یا فاسد ہو جاتا ہے۔ اور یہ مادہ اسی معنی میں متعدد احادیث میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسے ”افطر الحاجم والمحجوم“ (1)

مفطرات کی دو اقسام ہیں: 1: متفق علیہ: جن کا ثبوت نصِ صریح سے ہو۔ یہ تین ہیں، کھانا، پینا اور جماع۔ ان کا ثبوت قرآنِ پاک کی اس آیت مبارکہ سے ہے۔ فَالَّذِينَ بَشِرُوا مَا كَانُوا يَسْتَبَيِّنُونَ لَكُمْ الْحَيْضُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْحَيْضِ الْأَسْوَدِ (2)

چنانچہ اب تم ان سے صحبت کر لیا کرو، اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے اسے طلب کرو، اور اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک سفید دھاری سیاہ دھاری سے ممتاز ہو کر تم پر واضح نہ ہو جائے۔

ان تین چیزوں کے مفطرِ صوم ہونے پر تمام علماء کا اجماع ہے، کیوں کہ ان کا ثبوت نصِ صریح سے ہے۔ 2: مختلف فیہ مفطرات، یعنی ایسی اشیاء جن کے مفطرِ صوم ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ یہ اختلاف در حقیقت جو ف، منافذ، مسام اور شے واصل میں اختلاف کی بنیاد پر ہے۔

جو ف کی حقیقت: لغت میں جو ف ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو اندر سے خالی ہو۔ ”والجوف: الخلاء، وهو مصدر، وجمع اجواف“ (3) اور جو ف سے مراد خلاء ہے اور یہ مصدر بھی مستعمل ہے اس کی جمع اجواف ہے۔

مفطراتِ صوم کے باب میں جو ف سے مراد انسانی جسم کے اندر موجود خلا ہیں۔ جیسے معدہ، حلق، آنتیں، پھیپھڑے، مثانہ، دماغ، رحم وغیرہ۔

احناف اور مالکیہ کے نزدیک جوفِ معتبر: فقہاء احناف اور مالکیہ کے ہاں روزہ کے افطار کے حوالے سے ان میں سے تین جوفِ معدہ، حلق اور آنتیں معتبر ہیں۔ ان کے علاوہ باقی اجواف کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ایسا جوف ہے جس سے مذکورہ تین اجواف کی طرف کوئی راستہ ہو یعنی باہر سے کوئی چیز اگر ان میں داخل کی جائے تو وہ مذکورہ تین اجواف میں سے کسی میں پہنچ جائے، خواہ یہ پہنچنا کسی واسطے سے ہو یا بغیر واسطے کے، تو اس کو بھی روزے کے افطار کے حوالے سے معتبر جوف سمجھا جائے گا۔ یعنی اس میں داخل ہونے والی چیز سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر کوئی جوف ایسا ہے جس سے مذکورہ تین جوف کی طرف کوئی راستہ اور منفذ نہیں ہے تو اس میں داخل ہونے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ یہی وجہ ہے کہ حنفیہ کی اکثر کتب میں جوفِ دماغ کا ذکر بھی ملتا ہے، ممکن ہے کہ اس وقت کی طبی تحقیق کے مطابق جوفِ دماغ سے کوئی راستہ جوفِ بطن تک جاتا ہو، لہذا احناف نے اسے بھی جوف قرار دیا ہے۔<sup>(4)</sup>

### شوافع کے نزدیک جوفِ معتبر:

شوافع کے ہاں جوف میں بڑی وسعت ہے، ان کے نزدیک انسانی جسم میں موجود ہر خلاء جوفِ معتبر ہے، خواہ اس کا راستہ حلق، معدہ اور آنتوں تک جاتا ہو یا نہ جاتا ہو۔ چنانچہ ان کے نزدیک حلق، معدہ اور آنتوں کے ساتھ باطنِ دماغ، باطنِ بطن، مثانہ، کان کا اندرونی حصہ، ذکر (آلہ تناسل)، فرج (شرم گاہ) داخل بھی جوفِ معتبر ہیں۔ چنانچہ اکثر شوافع کے نزدیک ان اجواف میں جہاں سے بھی کوئی چیز پہنچے گی روزہ فاسد ہو جائے گا۔ البتہ بعض شوافع نے یہ شرط لگائی ہے کہ جوف ایسا ہو جو اصل کو متغیر کر دے، خواہ واصل دواء ہو یا غذا۔<sup>(5)</sup>

### حنابلہ کے نزدیک جوفِ معتبر:

حنابلہ سے تعین جوف کے سلسلے میں مختلف اقوال منقول ہیں، جن میں بعض حنفیہ اور مالکیہ کے مذہب کے مطابق ہیں اور بعض شوافع کی موافقت کرتے ہیں، گویا حنابلہ کے نزدیک وہی جوف معتبر ہیں جو ائمہ ثلاثہ کے ہاں معتبر ہیں۔<sup>(6)</sup>

### منفذ کی حقیقت:

منفذ (گذرنے کی جگہ) سے مراد وہ راستہ ہے جس کے ذریعے سے روزہ توڑنے والی کوئی بھی چیز جوفِ معتبر تک پہنچ جائے۔

منفذ کی اقسام: منفذ دو طرح کے ہیں:

- (۱) قدرتی اور پیدائشی راستے جو اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے وقت انسان میں پیدا کیے ہیں۔
- (۲) وہ راستے جو قدرتی اور پیدائشی نہیں ہیں، بعد میں کسی وجہ سے بن گئے ہیں (جیسے دماغ کا گہرا زخم، پیٹ کا زخم جو معدے تک پہنچتا ہو)۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ: افطار کے حوالے سے دونوں قسم کے منفذ معتبر ہیں، یعنی ان میں سے کوئی بھی مفطر چیز جو فطن میں پہنچے گی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جبکہ حضراتِ صاحبین کے نزدیک صرف پیدائشی منفذ کا اعتبار ہے، غیر پیدائشی منفذ ان کے ہاں معتبر نہیں ہے۔ یعنی ان کے ہاں اگر کوئی چیز منہ وغیرہ کے ذریعے جوف تک پہنچ گئی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن اگر زخم وغیرہ کے ذریعے سے کوئی چیز جوف تک پہنچ گئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔<sup>(۷)</sup>

منافذ معتبرہ: فقہاء نے جن منافذ کے حوالے سے بحث کی ہے ان کی کل تعداد گیارہ ہے (۱) منہ (۲) ناک (۳) کان (۴) مقعد (۵) فرج (۶) ذکر (۷) آنکھ (۸) سر کے مسام (۹) سر کا زخم (۱۰) بدن کا زخم (۱۱) معدہ کے اوپر یا نیچے سوراخ۔

ان میں سے پہلے چار یعنی منہ، ناک، کان اور پاخانے کا راستہ کے بارے میں مذاہبِ اربعہ کا اتفاق ہے کہ وہ معتبر ہیں۔ لہذا اگر ان کے ذریعے سے کوئی چیز معتبر جوف تک پہنچ جائے تو بالاتفاق روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ان میں پہلا منفذ معتاد ہے بقیہ غیر معتاد ہیں، لہذا منہ کے ذریعے کوئی بھی چیز کھانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ دوسرا منفذ ناک ہے جو نصِ صریح سے ثابت ہے۔

چنانچہ ابوداؤد میں جناب نبی اکرم ﷺ کا ارشاد منقول ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَالِغٌ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا<sup>(۸)</sup>

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو مگر یہ کہ تم روزے سے ہو۔

یعنی اگر تم روزے سے ہو تو ناک میں پانی ڈالنے میں احتیاط سے کام لو کیونکہ ناک بھی منفذ ہے اور اگر ناک کے ذریعے جوف میں پانی اتر گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، لہذا یہ حدیث ناک میں کوئی چیز ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جانے کے بارے میں نصِ صریح ہے۔

## منافذ کے بارے میں علم طب کی شرعی حیثیت:

فقہاء کی عبارات میں غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ منفذ معتبر ہو گا جس کے ذریعے جوفِ بطن تک کوئی چیز پہنچتی ہو، لہذا اگر کوئی منفذ ایسا ہے جس کے ذریعے جوفِ بطن تک کوئی چیز نہیں پہنچتی تو اس میں کوئی چیز دواء وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا<sup>(9)</sup>۔ کونسا منفذ ایسا ہے جس سے جوفِ معتبر کی طرف راستہ ہے؟ اور کونسا ایسا ہے جس سے جوفِ معتبر کی طرف راستہ نہیں ہے؟ اس کا تعلق چونکہ علم طب اور علم تشریح ابدان سے ہے۔ لہذا اس حوالے سے ماہرین طب کی رائے شرعاً معتبر ہوگی۔ البتہ اگر کوئی منفذ ایسا ہے کہ روزے کے افطار کے حوالے سے اس کے معتبر اور غیر معتبر ہونے میں نصِ صریح موجود ہے، جیسے آنکھ کے عدم مفطر ہونے کے بارے میں نص موجود ہے، اس کے بارے میں اگر ماہرین طب کی رائے مخالف ہوگی، تو اس رائے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، اور نص پر ہی عمل کیا جائے گا۔

مذکورہ وضاحت کی روشنی میں غیر منصوص منافذ کی تعیین کے بارے میں از سرے نو غور کرنے کی صرف گنجائش ہی نہیں بلکہ ضرورت ہے۔ کہ جدید علم طب کی روشنی میں منافذ کے حوالے سے غور و خوض کیا جائے اور معتبر منافذ کی تعیین کر کے امت کی راہنمائی کی جائے۔

## کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کا حکم:

کان میں دوا یا تیل وغیرہ ڈالنے سے ائمہ اربعہ کے ہاں روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

دلیل: ان حضرات کی دلیل حضرت لقیط بن صبرؓ کی مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو مگر یہ کہ تم روزے سے ہو۔<sup>(10)</sup>

ائمہ اربعہ نے کان کو ناک پر قیاس کیا ہے کہ جس طرح ناک سے جوف کی طرف راستہ ہے اسی طرح کان سے بھی جوف کی طرف راستہ اور منفذ ہے۔ لہذا جس طرح ناک میں کوئی چیز ڈالنا منفسدِ صوم ہے اسی طرح کان میں بھی کوئی چیز ڈالنا منفسدِ صوم ہے<sup>(11)</sup>۔

اکثر جدید فقہاء کے نزدیک کان میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ کان میں دوا ڈالنے سے روزہ کا فساد نہ تو منصوص علیہ ہے اور نہ ہی منصوص علیہ کے معنی میں ہے۔ جس طرح آنکھ کھانے پینے کا منفذ نہیں ہے اسی طرح کان بھی منفذ نہیں ہے، بلکہ کان بدن کے دیگر مسام کی طرح ایک مسام ہے۔ جس طرح دیگر مسام

میں سے کسی چیز کا جانا مفسدِ صوم نہیں ہے، کان کا بھی یہی حکم ہے۔ تمام فقہاء نے مسام کے ذریعے جسم میں داخل ہونے والی کسی بھی قسم کی چیز سے روزے کے عدم فساد کا حکم لگایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام جدید فقہاء روزے کی حالت میں ہر قسم کا انجکشن لگانا بھی جائز قرار دیتے ہیں، اگرچہ وہ طاقت کا ہی کیوں نہ ہو۔<sup>(12)</sup>

وكذلك القطرة في الاذن فانها لاتفطر الصائم ، لأنها ليست منصوباً عليها، ولا بمعنى المنصوص عليه، والعين ليست منفذاً للأكل والشرب، وكذلك الأذن فهي كغيرها من مسام الجلد۔<sup>(13)</sup>

اسی طرح کان میں قطرہ ٹپکانا ہے پس بے شک یہ بھی مفطرِ صوم نہیں ہے، اس لیے کہ نہ تو یہ منصوبِ صوم علیہ ہے اور نہ ہی منصوبِ صوم علیہ کے معنی میں ہے، اور آنکھ کھانے پینے کا منفذ نہیں ہے اور کان بھی اسی طرح ہے لہذا کان جلد کے مسام میں منفذ کے علاوہ اعضاء کی طرح ہوا۔

ان حضرات نے کان کو ناک پر قیاس کرنے کے بجائے آنکھ پر قیاس کیا ہے۔

ان حضرات کی دوسری دلیل یہ ہے کہ جدید طبی تحقیق کے مطابق کان کے وسطی حصے میں ایک پردہ موجود ہے، کوئی مائع چیز اس سے آگے نہیں جاسکتی، بلکہ اس کے پاس ٹھہر جاتی ہے۔<sup>(14)</sup> لہذا اگر کان میں پردہ صحیح سالم ہو تو اس میں کوئی مائع چیز ڈالنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا، اور اسی کے مطابق آج کل فتویٰ دیا جاتا ہے۔ البتہ اگر کان کا پردہ پھٹ جائے تو اس صورت میں چونکہ کسی مائع چیز کے اندر جوفِ معتبر تک جانے کا امکان موجود ہے، اس لیے ایسی صورت میں روزہ فاسد ہوگا۔ چنانچہ مجمع الفقہ الاسلامی کی سفارشات میں بھی اسی نقطہ نظر کو بیان کیا گیا ہے۔

ويبدولنا أن قياس الأذن على العين أولى من قياسها على الأنف؛ لوجود الغشاء الطبلي (طبلة الأذن) الذي يفصل الأذن الخارجية عن الأذن الوسطى۔<sup>(15)</sup>

ہم پر یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ کان کا پردہ موجود ہونے کی وجہ سے جو کہ کان کے خارجی حصے کو وسطی حصے سے جدا کرتا ہے کان کو آنکھ پر قیاس کرنا ناک پر قیاس کرنے سے اولیٰ ہے۔

والذي أثبتته علماء التشريع بالاعتماد على المشاهدة والتجربة أن الأذن ليس بينها وبين الجوف ولا الدماغ قناة ينفذ منها المائعات إلا إذا تخرمت طبلة الأذن۔<sup>(16)</sup>

وہ چیز جسے علمائے تشریح نے مشاہدہ اور تجربہ کر کے اعتماد کے ساتھ ثابت کیا ہے، وہ یہ کہ کان کا دماغ اور پیٹ کے درمیان کوئی خلا نہیں ہے کہ جس سے مانع اشیاء آر پار جاتی ہو۔ سوائے اس صورت میں کہ کان کا پردہ ہی پھٹ جائے۔

**قول راجح:** مقالہ نگار کی رائے میں جدید فقہاء کے قول کو مندرجہ ذیل دلیل کی بنیاد پر اختیار کرنا زیادہ درست ہے۔

کان میں دواء ڈالنے سے فسادِ صوم کا حکم منصوص نہیں ہے، بلکہ اس کی بنیاد خود فقہاء کے کلام میں جوف تک دواء کا پہنچنا ہے۔

چنانچہ امام مالکؒ کی مندرجہ ذیل عبارت اس کی بین دلیل ہے۔

قلت: ارایت من صب فی اذنه الدھن من وجع؟ فقال قال مالک: ان کان یصل

الی حلقه فعليه القضاء، وان لم یصل الی حلقه فلا شیء علیہ<sup>(17)</sup>

میں نے کہا کہ آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنے کان میں کسی درد کی وجہ سے تیل پٹکائے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ اگر ایسا کرنے سے وہ اس کے حلق تک پہنچ جائے تو اس پر قضاء ہے اور اگر اس کے حلق تک کوئی چیز نہ پہنچے تو اس کے ذمہ کچھ نہیں۔

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ فقہاء نے حکم کا مدار دواء کے حلق میں پہنچنے پر رکھا ہے نہ کہ مطلق کان میں ڈالنے پر، تو فسادِ صوم کی علت ہی نہیں پائی گئی تو معلول کیسے پایا جائے گا؟۔ علت اس وجہ سے نہیں پائی جارہی کہ جدید سائنس نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ کان سے جوفِ معتبر تک پردہ صحیح ہونے پر کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ اس لئے روزے کی حالت میں کان میں تیل یا کسی بھی قسم کی کوئی دواء ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

## روزے کی حالت میں آنکھ میں دوا ڈالنے کا حکم:

روزے کی حالت میں آنکھ میں دوا وغیرہ ڈالنے کے حوالے سے فقہاء کی آراء مختلف ہیں۔ احناف اور شوافع کے ہاں روزہ نہیں ٹوٹتا جبکہ حنابلہ اور مالکیہ کے ہاں ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن ان کے ہاں بھی مطلقاً نہیں ٹوٹتا بلکہ اس صورت میں ٹوٹتا ہے جب روزہ دار چیز کا ذائقہ حلق میں محسوس کرے، اور اگر ذائقہ محسوس نہیں کرتا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

احناف اور شوافع کی دلیل: احناف اور شوافع کے مذہب کی بنیاد دو چیزیں ہیں۔

1: نص صریح: چنانچہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

۱: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْتَحِلُ بِالْإِثْمِدِ وَهُوَ صَائِمٌ<sup>(18)</sup>

”بے شک نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں اِثْمِدِ سرمہ لگاتے تھے۔“

۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ<sup>(19)</sup>

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ روزے کی حالت میں سرمہ لگاتے تھے۔

2: دوسری دلیل یہ ہے کہ آنکھ اور جوفِ معتبر کے درمیان براہِ راست کوئی منفذ نہیں ہے، لہذا اس سے روزہ

فاسد نہیں ہوگا۔

مالکیہ اور حنابلہ کا استدلال: ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی

معبد بن ہوزہ رضی اللہ عنہ کو اِثْمِدِ استعمال کرنے کا حکم فرمایا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ روزہ دار اس سے بچے۔

دلیل اول: چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے:

”حدثني عبد الرحمن بن النعمان بن معبد بن هوزة عن أبيه عن جده عن

النبي ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمَرْحُومِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقَهُ الصَّائِمُ“<sup>(20)</sup>

حضرت عبد الرحمن بن النعمان بن معبد بن ہوزہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے

روایت کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے خوشبودار اِثْمِدِ سونے کے وقت لگانے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ روزہ دار اس سے بچے۔

دلیل ثانی: ان کی دوسری دلیل یہ ہے کہ آنکھ اور ناک کے درمیان منفذ اور راستہ موجود ہے، آنکھ میں دوا

وغیرہ ڈالنے سے وہ ناک میں پہنچ جاتی ہے اور اس سے حلق میں پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان آنکھ میں دوا وغیرہ

کا ذائقہ حلق میں محسوس کرتا ہے، اگر راستہ نہ ہوتا تو کیسے محسوس کرتا۔

جدید طب نے بھی اس بات کو واضح کر دیا ہے، کہ یہاں آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ موجود ہے۔

شیخ محمد المختار سلامی لکھتے ہیں:



”ورأى المالكية والحنابلة أرجح لأن علماء التشريح يثبتون أن الله تعالى خلق العين مشتملة على قناة تصلها بالأنف ثم ببلعوم۔۔۔ تقطير الدواء في العين في نهار الصيام مفسد للصوم موجب للقضاء“۔<sup>(21)</sup>

”مالکیہ اور حنابلہ کی رائے زیادہ رائج ہے۔ اس لئے کہ علمائے تشریح اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنکھ کو بہت سے پردوں پر مشتمل بنایا ہے جو اسکو ناک تک پہنچاتے ہیں پھر اس کو حلق تک پہنچاتے ہیں۔ ایام روزہ میں دن کے وقت آنکھ میں دوا چکانا روزے کو فاسد کرنے والا ہے جو کہ قضاء کو واجب کرتا ہے۔“

احناف اور شوافع کی دلیل کا جواب: جس نص میں روزے کی حالت میں آپ ﷺ سے سرمہ لگانا منقول ہے اس کے دو جواب دیتے ہیں۔

۱: وہ روایت صحیح نہیں ہے۔ ۲: وہ اس صورت پر محمول ہے جب تھوڑا سا سرمہ لگایا جائے جس کا اثر حلق میں محسوس نہ ہو۔ چنانچہ علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ فرماتے ہیں:

فأما الكحل، فما وجد طعمه في حلقه، أو علم وصوله إليه، فطره، وإلا لم يفطره. نص عليه أحمد۔۔۔ ونحو ما ذكرناه قال أصحاب مالك. وعن ابن أبي ليلى، وابن شبرمة، أن الكحل يفطر الصائم.<sup>(22)</sup>

”بہر حال سرمہ تو جس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو یا اس کا حلق تک پہنچنا معلوم ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں ٹوٹے گا۔ امام احمدؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔ اور مالکیہ نے بھی ویسے ہی کہا ہے جیسے ہم نے ذکر کیا۔ اور ابن ابی لیلیٰ اور ابن شبرمہ سے روایت ہے کہ سرمہ روزہ دار کا روزہ توڑ دیتا ہے۔“

قول رائج: میری ناقص رائے کے مطابق احناف اور شوافع کا مذہب رائج ہے اور اسی پر فتویٰ بھی دیا جانا چاہیے۔

وجہ ترجیح: روزے کی حالت میں سرمہ لگانے کے بارے میں آپ ﷺ سے کئی روایات منقول ہیں، وہ روایات اگرچہ کلام اور ضعف سے خالی نہیں ہیں، لیکن مختلف طرق اور متون کی وجہ سے ضعف کی تلافی ہو جاتی ہے، لہذا ان کا مجموعہ بہر حال قابل استدلال ہے۔ خاص کر ان کی تائید صحابہ کے آثار سے بھی ہوتی ہیں جو صحیح بخاری اور سنن ابی داؤد میں بعض صحیح اور بعض حسن سند کے ساتھ موجود ہیں۔ اور تابعین کے آثار اور تعامل بھی اس کے حق میں موجود ہیں۔

مندرجہ ذیل روایات سے روزے کی حالت میں سرمہ لگانے کی واضح رخصت معلوم ہوتی ہے۔

”عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: ربما اكتحل النبی □ وهو صائم“ (23):  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ بعض اوقات حضور نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بھی سرمہ لگاتے۔

”عن أنس رضی اللہ عنہ قال جاء رجل إلى النبی □ فقال اشتكت عینی أفأكتحل وأنا صائم قال، نعم“ (24)

’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میری آنکھ کو تکلیف ہے، کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ حالانکہ میں روزے کی حالت میں ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں لگا لو۔“

”عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: خرج علينا رسول اللہ □ وعيناه مملوءتان الكحل، وذلك في رمضان وهو صائم“ (25)

’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کی دونوں آنکھیں سرمہ سے بھری ہوئی تھیں اور یہ کیفیت رمضان میں تھی اور آپ ﷺ روزہ سے تھے۔“

”أن النبی □ كان يكتحل بالاثمد وهو صائم“ (26)

”نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں اثمہ سرمہ لگاتے تھے۔“

مذکورہ روایات میں بعض اگرچہ ضعیف بھی ہیں لیکن کئی طرق سے مروی ہونے کی وجہ سے قابل استدلال ہیں۔ اس لئے اس مسئلے میں حنفیہ اور شافعیہ کا مذہب رائج معلوم ہوتا ہے۔ احناف اور شوافع کا مذہب رائج ہونے کی دوسری وجہ یہ کہ مالکیہ اور حنابلہ کی روایت کردہ حدیث منکر ہے لہذا قابل استدلال نہیں ہے، پوری روایت یوں ہے:

حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ التُّعْمَانِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ هُوْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرْوَجِ عِنْدَ النَّوْمِ "، وَقَالَ: «لِيَتَّقِيَ الصَّائِمُ»، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْكُحْلِ (27)

”ہمیں حدیث بیان کی تفصیلی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی بن ثابت نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی عبد الرحمن بن نعمان بن معبد بن ہوذہ نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور انہوں نے

روایت کی عبد الرحمان کے دادا سے کہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے خوشبودار اشد سونے کے وقت لگانے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ روزہ دار اس سے بچے۔ امام ابو داؤد نے کہا کہ مجھے یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ سرمہ والی حدیث منکر ہے۔ اس روایت کے بارے میں امام ابو داؤد نے نقل کرنے کے بعد خود تبصرہ کر دیا کہ یحییٰ بن معین نے اسے منکر کہا ہے۔

امام بیہقی نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا: کہ یہ مرفوع نہیں ہے۔<sup>(28)</sup>

اس لئے فسادِ روزہ میں روایات کثیرہ کے مقابلہ میں اس منکر روایت پر عمل نہیں کیا جائے گا، خصوصاً جبکہ بعض روایات ان میں قوی سند کے ساتھ بھی ثابت ہیں۔

### روزے کی حالت میں انہیل استعمال کرنے کا حکم:

دمہ اور ضیق النفس کے مریض کو انہیل استعمال کرنا پڑتا ہے۔ جس میں لیکوئیڈ شکل میں آکسیجن، پانی اور ادویات شامل ہوتی ہیں اور ماہرین طب کا کہنا ہے کہ اس میں موجود نمی آلات تنفس میں سرایت کر جاتی ہے اور اس طرح سانس کی نالیوں میں کشادگی پیدا ہو کر سانس لینے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض کے لیے اس کے بغیر پورا دن گزارنا مشکل ہوتا ہے۔

یہ طریقہ علاج کیوں کہ نیا ہے اس لئے قدیم فقہاء کے ہاں اس سے متعلق بحث نہیں ملتی۔ البتہ معاصر علماء کا اس سے روزہ فاسد ہونے کے حوالے سے اختلاف ہے۔ بعض حضرات اس کے استعمال پر عدم فساد کا فتویٰ دیتے ہیں۔ جبکہ دوسرے حضرات اس کے استعمال کرنے پر روزہ فاسد ہونے کے قائل ہیں۔

### مجوزیں کی دلائل:

**پہلی دلیل:** مجوزین حضرات کی پہلی دلیل یہ ہے کہ یہ اکل اور شرب کے حکم میں نہیں ہے۔

**دوسری دلیل:** دوسری دلیل یہ ہے کہ اس میں جو نمی ہوتی ہے وہ معدہ تک نہیں پہنچتی بلکہ گیس میں تبدیل ہو جاتی ہے اور صرف ہوا نیچے جاتی ہے۔

**تیسری دلیل:** مجوزین کی تیسری دلیل قیاس ہے۔ یہ حضرات اس کو مضمضہ کے باقی ماندہ پانی، خوشبو سو گھنٹے، آنسو یا چہرے کے پسینے کے قطرے اور کلی کے بعد پانی کی نمی پر قیاس کرتے ہیں، کہ جیسے وہاں قلیل مقدار معاف ہے ایسے ہی یہاں بھی ہے۔ لہذا اس سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہیے۔

## مانعین کے دلائل:

جن حضرات کے ہاں انہیلر استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہوتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس میں منفذ معتاد کے ذریعے دوا جو ف تک پہنچتی ہے، اور اس سے بدن کی اصلاح بھی مقصود ہوتی ہے۔ اور حدیث مبارکہ کے واضح الفاظ ہیں "انما الافطار مما دخل وليس مما خرج" (29) یعنی روزہ جسم میں داخل ہونے والی چیز سے ٹوٹتا ہے نہ کہ نکلنے والی چیز سے، لہذا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مجوزین کی پہلی دلیل کا جواب: مانعین نے مجوزین کی پہلی دلیل کا جواب تو یہ دیا ہے کہ روزے کے فساد کے لیے اکل و شرب کا متحقق ہونا شرط نہیں ہے بلکہ کوئی بھی چیز جو ف میں چلی جائے خواہ وہ اکل و شرب کے حکم میں نہ بھی ہو تو اس سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ مثلاً فقہی کتب میں ہے کہ اگر کوئی شخص دھواں حلق میں داخل کر دے تو اس سے بھی روزہ فاسد ہو جائے گا، حالانکہ یہ نہ اکل کے قبیل سے اور نہ ہی شرب کے قبیل سے۔ لہذا روزہ فاسد ہونے کے لیے اکل اور شرب کا متحقق ہونا ضروری نہیں ہے۔

مجوزین کی دوسری دلیل کا جواب: ماہرین طب کا کہنا ہے کہ اس میں جو ادویات شامل ہوتی ہیں وہ یقینی طور پر معدے تک پہنچتی ہیں۔ اگرچہ قلیل مقدار میں کیوں نہ ہوں، اور فقہاء نے روزے کے فساد کے لیے قلیل اور کثیر کی شرط نہیں لگائی۔ جو ف تک پہنچنے والی چیز خواہ قلیل ہو یا کثیر بہر صورت فسادِ صوم کا حکم لگایا گیا ہے۔

مجوزین کی تیسری دلیل کا جواب: انہیلر کو مضضہ کے باقی ماندہ پانی، خوشبو سو گھنے، آنسو یا چہرے کے پسینے کے قطرے اور کلی کے بعد پانی کی نمی پر قیاس کر کے عدم فسادِ صوم کا حکم لگانا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں ایک تو داخل نہیں کی جاتیں بلکہ خود بخود داخل ہو جاتی ہیں۔ دوسرا یہ کہ ان کا جو ف میں پہنچنا یقینی بھی نہیں ہوتا۔ تیسرا یہ کہ ان سے اصلاحِ بدن مقصود نہیں ہوتی، بخلاف انہیلر کے کہ اس میں یہ ساری باتیں پائی جاتی ہیں (30)۔

قولِ راجح: اس باب میں مانعین کا نقطہ نظر دلائل کے اعتبار تو قوی معلوم ہوتا ہے۔ خصوصاً جب جدید سائنس بھی ان کے نقطہ نظر کی مؤید دکھائی دیتی ہے کہ اس میں موجود دواء حلق میں جاتی ہے، لہذا اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اور یقیناً یہ قول احوط ہے۔ مگر دوسری طرف دیکھا جائے تو سائنس کی بیماری میں مبتلا لوگوں کے لئے اس کی گنجائش ہونی چاہیے۔ کیوں کہ یہ بیماری عام طور پر دائمی ہوتی ہے، لہذا اس کے بعد زندگی میں ایسے مریضوں کو قضا کا موقعہ کم ہی ملتا ہے۔ اور ہر بندہ فدیہ بھی نہیں دے سکتا۔ اور شریعت کا عمومی مزاج نرمی اور رخصت کا

ہے، جیسا کہ نماز میں قیام فرض ہونے کے باوجود مریض سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اور روزے کی حالت میں بد مزاج شوہر والی عورت کے کھانے میں نمک مرچ دیکھنے کے لئے چکھنا جائز ہے، لہذا اس کے استعمال کی بھی اجازت ہونی چاہیے۔ کیوں کہ اس کو استعمال کرنے کی صورت میں اگرچہ دوا حلق میں پہنچتی ہوگی لیکن وہ اتنی قلیل مقدار میں ہوتی ہے جو بظاہر نظر نہیں آتی۔ اس کو ایک بند بے یا شیشے کے گلاس میں پف دے کر دیکھیں تو ابتدا میں بہت تھوڑی سی گیس نظر آتی ہے، لیکن اس کے بعد فوراً غائب ہو جاتی ہے، یعنی اس کا وجود باقی نہیں رہتا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پف دیتے وقت اگرچہ تھوڑی بہت گیس نما چیز اس سے خارج ہوتی ہے لیکن انسان جب سانس لے کر اس کو اندر داخل کرتا ہے تو اس وقت شاید اس کا عین موجود نہیں رہتا بلکہ اثر ہی اندر جاتا ہے، اس کو آنکھ پر قیاس کرنا بھی شاید ممکن ہو، کہ روزے کی حالت میں آنکھ میں سرمہ وغیرہ لگانے کی صورت میں بعض اوقات اس کا اثر بھی تو حلق میں محسوس ہوتا ہے لیکن اس کے متعلق فقہاء کی عبارات میں عدم فساد کی تصریح موجود ہے، اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اس صورت میں عین اندر نہیں جاتا، اندر صرف اثر محسوس ہوتا ہے۔ چنانچہ شمس الائمہ علامہ سرخسی فرماتے ہیں:

ثُمَّ مَا وَجَدَ مِنَ الطَّعْمِ فِي حَلْقِهِ أَثَرُ الْكُحْلِ لَا عَيْنُهُ كَمَنْ ذَاقَ شَيْئًا مِنَ الْأَذْوِيَةِ  
الْمُرَّةِ يَجِدُ طَعْمَهُ فِي حَلْقِهِ فَهُوَ قِيَاسُ الْغُبَارِ وَالْدُّخَانِ، وَإِنْ وَصَلَ عَيْنُ الْكُحْلِ  
إِلَى بَاطِنِهِ فَذَلِكَ مِنْ قِبَلِ الْمَسَامِ لَا مِنْ قِبَلِ الْمَسَالِكِ إِذْ لَيْسَ مِنَ الْعَيْنِ إِلَى  
الْحَلْقِ مَسَلَكٌ فَهُوَ تَطْيِيرُ الصَّائِمِ يَشْرَعُ فِي الْمَاءِ فَيَجِدُ بُرُودَةَ الْمَاءِ فِي كَبِدِهِ، وَذَلِكَ  
لَا يَضُرُّهُ (31)

پھر جو ذائقہ حلق میں محسوس ہوتا ہے وہ سرمہ کا اثر ہے نہ کہ اس کا عین۔ جیسا کہ کوئی شخص کڑوی ادویات میں سے کوئی دوا کچھ کر اس کا ذائقہ اپنے حلق میں پاتا ہے تو اس کو دھوئیں اور غبار پر قیاس کیا جائے گا۔ اور اگر سرمہ کا عین بھی باطن تک پہنچ جائے تو وہ مسام کے ذریعے سے ہے نہ کہ منافذ کے ذریعے اس لئے کہ آنکھ سے حلق تک کوئی راستہ نہیں ہے اور اس کی نظیر اس روزہ دار کی ہے جو پانی میں غوطہ لگائے اور پھر پانی کی ٹھنڈک اپنے جگر میں محسوس کرے تو یہ نقصان دہ نہیں ہے۔

مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر مجوزیں کا قول رائج معلوم ہوتا ہے، یعنی اس صورت میں عدم فسادِ صوم کا حکم لگایا جائے، اگرچہ پاکستان کے تمام دارالافتاء اس کے استعمال سے فسادِ صوم کا ہی حکم لگاتے ہیں۔

## نازہ یا مٹانہ میں دوائی ڈالنے سے روزے کا حکم:

نازہ (پیشاب کی نالی) میں دوائی یا تیل وغیرہ ڈالنے سے روزے کے فساد و عدم فساد کے حوالے سے طرفین اور امام ابو یوسفؒ کے درمیان جو اختلاف ہے، یعنی طرفین عدم فساد اور امام ابو یوسفؒ فساد کے قائل ہیں، اس اختلاف کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مٹانے سے جوف کی طرف منفذ اور راستہ ہے کہ نہیں، طرفین کے ہاں کوئی منفذ نہیں ہے، اس لیے انہوں نے عدم فساد کو ترجیح دی ہے جبکہ امام ابو یوسفؒ کے ہاں ہے، اس لیے انہوں نے فساد صوم کو ترجیح دی ہے۔ چنانچہ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

(قَوْلُهُ: عَلَى الْمَذْهَبِ) أَيُّ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ مَعَهُ فِي الْأَظْهَرِ. وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ يَفْطَرُ وَالْإِخْتِلَافُ مَبْنِيٌّ عَلَى أَنَّهُ هَلْ بَيْنَ الْمُثَانَةِ وَالْجَوْفِ مَنْقَذٌ أَوْ لَا وَهُوَ لَيْسَ بِاخْتِلَافٍ عَلَى التَّحْقِيقِ وَالْأَظْهَرُ أَنَّهُ لَا مَنْقَذَ لَهُ وَإِنَّمَا يَجْتَمِعُ الْبَوْلُ فِيهَا بِالتَّرْشِيحِ كَذَا يَقُولُ الْأَطْبَاءُ زَيْلَعِي. (32)

”(اس کا قول مذہب پر ہے) یعنی امام ابو حنیفہؒ کے قول پر ہے اور ظاہر روایت کے مطابق امام محمدؒ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اور امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس اختلاف کی بنیاد اس پر ہے کہ کیا مٹانہ اور جوف کے درمیان کوئی منفذ موجود ہے یا نہیں اور حقیقت میں یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ مٹانہ اور جوف کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے اور مٹانہ میں پیشاب نہ نچر کر آتا ہے، اطباء بھی اسی طرح کہتے ہیں۔“

علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں:

(قَوْلُهُ، وَإِنْ أَقْطَرَ فِي إِحْلِيلِهِ لَا) أَيُّ لَا يَفْطَرُ أَطْلَقَهُ فَشَمِلَ الْمَاءَ وَالْدُّهْنَ، وَهَذَا عِنْدَهُمَا خِلَافًا لِأَبِي يُوسُفَ، وَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلَى أَنَّهُ هَلْ بَيْنَ الْمُثَانَةِ وَالْجَوْفِ مَنْقَذٌ أَمْ لَا، وَهُوَ لَيْسَ بِاخْتِلَافٍ فِيهِ عَلَى التَّحْقِيقِ فَقَالَا: لَا، وَوُصُولُ الْبَوْلِ مِنَ الْمَعِدَةِ إِلَى الْمُثَانَةِ بِالتَّرْشِيحِ۔ (33)

”(مصنف کا قول اگر اس نے اپنے ذکر میں قطرہ ٹپکایا) یعنی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مصنفؒ نے اسے مطلق رکھا ہے لہذا یہ پانی اور تیل دونوں کو شامل ہو گا۔ اور یہ حکم طرفین کے ہاں ہے، امام ابو یوسفؒ اس سے اختلاف کرتے ہیں اور اس اختلاف کی بنیاد اس پر ہے کہ کیا مٹانہ اور جوف کے درمیان کوئی منفذ موجود ہے یا نہیں اور حقیقت میں یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لہذا طرفین نے فرمایا کہ روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اور پیشاب تو معدہ سے مٹانہ تک نہ نچر کر پہنچتا ہے۔“

مذکورہ عبارات سے بھی معلوم ہوا کہ اختلاف کی بنیاد مٹانے سے جوف کی طرف منفذ ہونا یا نہ ہونا ہے۔ طریقین کے ہاں منفذ نہیں ہے اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں منفذ ہے۔

دوسرا مسئلہ عورت کی قبل کے بارے میں ہے کہ اس میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوتا ہے یا نہیں؟ عورت کی اندام نہانی میں دوائی یا تیل وغیرہ ڈالنے سے فسادِ صوم پر مذاہب اربعہ متفق ہیں۔ چنانچہ علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

”وأما الإقطار في قبل المرأة فقد قال مشايخنا: إنه يفسد صومها بالإجماع، لأن لمثانتها منفذا فيصل إلى الجوف كالإقطار في الأذن.“<sup>(34)</sup>

”بہر حال عورت کی شرمگاہ میں کچھ ٹپکانے کے متعلق ہمارے مشائخ نے لکھا ہے کہ بالاجماع یہ روزے کو فاسد کر دیتا ہے اس لئے کہ اس کا مٹانہ منفذ ہے تو (ٹپکانی ہوئی چیز) جوف تک پہنچے گی جیسا کہ کان میں قطرہ ٹپکانا۔“

لیکن جدید طبی تحقیق کی روشنی میں مرد اور عورت دونوں کے مٹانے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس طرح مرد کے مٹانے سے جوف کی طرف منفذ نہیں ہے، جیسا کہ اوپر ذکر کیا، اسی طرح عورت کے مٹانے سے بھی جوف کی طرف کوئی منفذ نہیں ہے۔<sup>(35)</sup>

یہ مسئلہ چونکہ منصوص نہیں ہے، اس لیے اگر واقعہً یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ عورت کے مٹانے سے جوف کی طرف کوئی چیز نہیں جاسکتی، تو عورت کی شرمگاہ میں کوئی مائع چیز داخل کرنے سے روزہ فاسد نہ ہو گا۔ چنانچہ مجمع الفقہ الاسلامی نے بھی مرد اور عورت کی شرمگاہ میں منفذ الی الجوف میں کوئی فرق نہیں کیا اور دونوں میں عدم فسادِ صوم کا موقف اختیار کیا ہے۔ مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی میں ہے:

”قرر ما يلي: أولاً: الأمور الآتية لا تعتبر من المفطرات: ما يدخل الإحليل - أي مجرى البول الظاهر للذكر والأنثى - من قثطرة (أنبوب دقيق) أو منظار، أو مادة ظليلة على الأشعة، أو دواء، أو محلول لغسل المثانة.“<sup>(36)</sup>

مندرجہ ذیل متفق علیہ مسائل ہیں ان میں سب سے پہلے آنے والے وہ امور ہیں جنہیں مفطرِ صوم نہیں شمار کیا جاتا۔ وہ چیز جو مرد و عورت کے پیشاب کے راستہ میں داخل کی جائے جیسے باریک نالی، ٹنگی، گاڑھا مادہ، دوا یا مٹانہ کو دھونے کیلئے کوئی محلول۔

جدید طبی تحقیق کی روشنی میں مٹانے سے جوف کی طرف کوئی منفذ نہیں ہے۔ گردوں سے مٹانے میں پیشاب آکر جمع ہوتا ہے، لیکن مٹانے سے باہر نہیں نکل سکتا۔ چنانچہ ڈاکٹر نجیب الحق لکھتے ہیں:

ایک اہم بات یہ بھی یاد رہے کہ مٹانے، حالب یا گردے سے کوئی راستہ پیٹ، جوف معدہ، بڑی آنت یا چھوٹی آنت کی طرف نہیں ہوتا اور اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ نازہ یا مٹانے میں داخل ہونی والی کوئی بھی ٹھوس یا مائع چیز کسی طرح بھی پیٹ یا معدے میں داخل ہو جائے۔ اس لحاظ سے یہ نظام مردوں اور عورتوں میں یکساں ہے۔“ (37)

راج قول: قدیم فقہاء کے درمیان مرد کے ذکر میں دوائی ڈالنے سے فسادِ روزہ میں اگرچہ اختلاف ہے، لیکن عورت کی اندامِ نہانی میں دوا وغیرہ ڈالنے میں روزے کے فاسد ہونے پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ لیکن ان کی عبارات میں غور کیا جائے تو فسادِ صوم کی بنیاد شے واصل کا جوفِ معتبر تک پہنچنا ہے۔ لیکن اب جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں مٹانہ اور معدہ کے درمیان کافی فاصلہ ہے اور دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے، مٹانہ کی دیواریں واٹر پروف ہوتی ہیں اور یہ خاص قسم کے پٹھوں سے بنی ہوتی ہیں، جس سے پیشاب نازہ کے ذریعے بدن سے خارج تو ہو سکتا ہے لیکن کسی صورت میں ایک قطرہ بھی پیٹ یا معدے میں نہ تو داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی نفوذ کر سکتا ہے، معدہ میں پانی کے دخول کی کوئی صورت ممکن نہیں ہے کیونکہ کوئی راستہ ہی نہیں ہے اور نفوذ کو روکنے کے لئے اس میں مکمل اور انتہائی موثر استعداد ہوتی ہے۔ یہی صورت مٹانے میں باہر سے دوا داخل کرنے کی بھی ہے، کیونکہ مٹانے اور معدے کے درمیان کوئی منفذ موجود نہیں۔ ایسے ہی اندامِ نہانی کا بھی پیٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، البتہ رحم کے دونوں طرف نالی ہوتی ہے، جس کا ایک سر رحم اور دوسرا جوفِ شکم میں نکلتا ہے، یہ نالیاں عام طور پر بند ہوتی ہیں۔ کوئی گیس یا مائع چیز ان میں سے پیٹ تک نہیں پہنچ سکتی۔<sup>38</sup>

لہذا اس جدید تحقیق کی روشنی میں جہاں اندامِ نہانی، رحم، نازہ اور مٹانے سے معدے کی طرف جب دواء پہنچنے کا بلکل کوئی احتمال ہی نہیں تو فسادِ صوم کا حکم بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ اس لئے راقم کی رائے کے مطابق اندامِ نہانی، رحم، نازہ اور مٹانے میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

### مقعد میں دوا وغیرہ ڈالنے سے روزے کا حکم:

روزے کی حالت میں مقعد میں دوا یا کوئی مائع چیز ڈالنے سے ائمہ اربعہ کے ہاں روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مشہور حنفی فقہیہ علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں:

يفسد كما لو ادخل خشبة في دبره وغيبها<sup>(39)</sup>۔



”یہ روزے کو فاسد کر دے گا جیسا کہ اگر لکڑی دبر میں داخل کر دے اور اسے دبر میں چھپا دے (یعنی پوری لکڑی اندر چلی جائے) تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔“ نیز فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”ولو ادخل اصبعه في استه او المرأة في فرجها لا يفسد وهو المختار الا اذا كانت مبتلة بالماء او الدهن فحينئذ يفسد لوصول الماء او الدهن۔“ (40)

”اگر انگلی داخل کی اپنی دبر میں یا عورت نے اپنی فرج میں تو مختار قول کے مطابق روزہ فاسد نہیں ہو گا مگر یہ کہ انگلی پانی یا تیل سے تر ہو، تو اس وقت روزہ فاسد ہو جائے گا پانی یا تیل کے اندر پہنچ جانے کی وجہ سے۔“

امام مالکؒ فرماتے ہیں:

”قال مالك وان احتقن بشيء يصل الى جوفه فارى عليه القضاء، قال ابن القاسم: وقال اشهب مثل ما قال ابن القاسم في الحقنة و الكحل و صب الدهن في الاذن ولأستعاط“ (41)۔

امام مالکؒ نے فرمایا اگر کسی چیز سے حقنہ کرے اور وہ جوف تک پہنچ جائے تو میری رائے میں اس پر قضا ہے۔ ابن قاسمؒ نے فرمایا کہ حقنہ، سرمہ، کان میں تیل ڈالنے اور ناک میں دواء ڈالنے کے بارے میں اشہب نے بھی ابن قاسمؒ کی طرح کہا ہے۔

علامہ برہان الدین محمود بن احمدؒ فرماتے ہیں:

”وإذا احتقن يفسد صومه، وإذا استنحى، وبالع حتى وصل الماء إلى موضع الحقنة يفسد صومه، قال الفقيه أبو بكر البلخي: إنما يفسد الصوم على قول أبي يوسف: إذا وصل إلى الجوف، أما إذا كان في القصبة بعد لا يفسد، وهكذا ذكر في «المنتقى»: وروى الحسن بن زياد عن أبي حنيفة: أن الصب في الإحليل بمنزلة الحقنة يفسد الصوم إذا أوصل في الجوف۔“ (42)

”اور اگر حقنہ کیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اور اگر استنحی کیا اور استنجا کرنے میں مبالغہ کیا یہاں تک کہ پانی موضع حقنہ تک پہنچ گیا تو بھی روزہ فاسد ہو جائے گا۔ فقیہ ابو بکر بلخی نے فرمایا کہ امام ابو یوسفؒ کے قول کے مطابق روزہ تب فاسد ہو گا جب پانی جوف تک پہنچ جائے، اور اگر آنت کے خم تک پہنچے تو فاسد نہیں ہو گا۔ منتقی میں اسی طرح ذکر کیا گیا ہے۔ اور حسن بن زیاد نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ پیشاب کی نالی میں پکڑنا حقنہ کی طرح ہے اس سے روزہ تب فاسد ہو گا جب وہ جوف تک پہنچ جائے۔“

مذکورہ عبارات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ فقہاء کے ہاں یہاں بھی فسادِ صوم کا مدار شےِ واصل کا جوف تک پہنچنا ہی ہے۔

جب کہ جدید طبی تحقیق کی روشنی ماہرین طب یہ کہتے ہیں کہ مقعد میں کوئی چیز ڈالنے سے وہ جوفِ معتبر حلق، معدہ اور آنتوں تک نہیں پہنچتی۔

"یہ بات واضح ہے کہ مقعد اور معدے کے درمیان چھوٹی اور بڑی آنت ہے جس کی لمبائی کئی فٹ ہے۔ گو کہ اس لحاظ سے تو ان دونوں کے مابین ایک نالی (چھوٹی بڑی آنت) موجود ہے لیکن عملاً ایسا کوئی ذریعہ یا طریقہ نہیں ہے کہ مقعد (دبر) سے کوئی چیز معدے میں پہنچ جائے" (43)

راج قول: میری ناقص رائے کے مطابق اگر مقعد میں کوئی دواء مقعد کی حد تک استعمال کی جائے، جس کا مقصد معدہ یا آنتوں تک پہنچانا ہو، اور ایسے طریقے سے استعمال کی جائے کہ گمانِ غالب یہی ہو کہ معدہ اور آنتوں تک نہیں پہنچی، تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہو گا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ فقہاء کی فسادِ صوم والی عبارات میں اگر غور کیا جائے تو اکثر حضرات نے جوف تک پہنچنے کی قید لگائی ہے جس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ اگر نہ پہنچے تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔ اور جدید سائنس اس کی تصدیق کر رہی ہے کہ مقعد سے معدے میں کوئی چیز نہیں پہنچتی، لہذا اسی کا اعتبار کر کے عدمِ فسادِ صوم کا حکم لگایا جائے گا۔ لیکن یہاں یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ تمام فقہاء کے نزدیک معدے کی طرح آنتیں بھی جوفِ معتبر ہیں، لہذا عدمِ فساد کا حکم تب ہی ہو گا جب دواء مقعد سے آنتوں تک نہ پہنچے۔

## حاصل بحث:

اس بات میں تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ صالح بدن، چیز کے جوف میں جانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ البتہ جوفِ معتبر کی تشریح میں اختلاف ہے، احناف و مالکیہ کے ہاں جوفِ معتبر معدہ حلق اور آنتیں ہیں۔ اور باقی اجواف سے اگر مذکورہ تین اجواف کی طرف کوئی راستہ ہو تو ان کو بھی جوف شمار کیا جائے گا۔ شوافع کے نزدیک انسانی جسم میں موجود ہر خلاء جوفِ معتبر ہے اور حنابلہ سے تعینِ جوف کے سلسلے میں مختلف اقوال منقول ہیں، جن میں سے بعض حنفیہ اور مالکیہ کے مذہب کے مطابق ہیں اور بعض شوافع کی موافقت کرتے ہیں۔ مذاہبِ اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ: روزہ اس وقت تک نہیں ٹوٹے گا جب تک روزہ توڑنے والی کوئی چیز معتبر منفذ کے ذریعے جوف تک نہ پہنچ جائے، اگر جوف تک نہ پہنچے یا غیر معتبر منفذ کے ذریعے پہنچے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ منافذ کی کل تعداد گیارہ ہے

(۱) منہ (۲) ناک (۳) کان (۴) آنکھ (۵) ذکر (۶) فرج (۷) مقعد (۸) سر کے مسام (۹) سر کا زخم (۱۰) بدن کا زخم (۱۱) معدہ کے اوپر یا نیچے سوراخ۔ ان میں سے پہلے چار یعنی منہ، ناک، کان اور دبر کے بارے میں مذاہب اربعہ کا اتفاق ہے کہ وہ معتبر منافذ ہیں۔ لہذا اگر ان کے ذریعے سے کوئی چیز معتبر جوف تک پہنچ جائے تو قدیم فقہاء کے نزدیک بالاتفاق روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ان میں پہلا منفذ معتاد ہے بقیہ غیر معتاد ہیں۔ دوسرا منفذ ناک ہے جو نص صریح سے ثابت ہے۔ کان کو قدیم علماء منفذ شمار کرتے تھے مگر جدید فقہاء کے نزدیک کان میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور یہی رائج ہے۔ آنکھ میں دوا وغیرہ ڈالنا احناف و شوافع کے ہاں غیر مفسدِ صوم اور حائلہ اور مالکیہ کے ہاں مفسدِ صوم ہے بشرطیکہ آنکھ میں ڈالی ہوئی چیز کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو، رائج مسلک احناف و شوافع کا ہے۔ دورانِ روزہ انہیلر وغیرہ کے استعمال سے متعلق جدید فقہاء کی دونوں قسم کی آراء موجود ہیں البتہ رائج قول مجوزین کا معلوم ہوتا ہے۔ نازہ میں دوا یا تیل وغیرہ ڈالنے کو طرفین غیر مفسدِ صوم اور امام ابو یوسف مفسدِ صوم قرار دیتے ہیں، لیکن جدید تحقیق کے مطابق عدم فساد کا قول رائج ہے، البتہ عورت کی شرمگاہ میں کوئی چیز ڈالنا بالاجماع مفسدِ صوم ہے، لیکن جدید طبی تحقیق کی روشنی میں مرد اور عورت دونوں کے مثانے میں کوئی فرق نہیں ہے، لہذا عورت کی شرمگاہ میں بھی کوئی چیز ڈالنا غیر مفسدِ صوم ہے۔ مقعد میں دوا وغیرہ ڈالنا ائمہ اربعہ کے نزدیک مفسدِ صوم ہے، البتہ اگر وہ دوا آنت تک نہ پہنچے اور صرف مقعد کی حد تک رہے تو غیر مفسد ہوگی۔

## نتائج بحث:

مذکورہ بحث سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں۔

- کھانا پینا اور جماع کرنا نص قرآنی کی وجہ سے تمام علماء کے نزدیک مفسدِ صوم ہے۔
- ناک میں دوا ڈالنا یا پانی اس انداز سے چڑھانا کہ حلق میں اتر جائے مفسدِ صوم ہے۔
- کان میں دوا وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر یہ کہ کان کا پردہ پھٹا ہوا ہو۔
- آنکھ میں سرمہ یا دوا ڈالنا غیر مفسدِ صوم ہے، البتہ بلا ضرورت شدیدہ دوا ڈالنے میں احتیاط کرنی چاہیے۔
- مریض کیلئے دورانِ روزہ انہیلر کا استعمال جائز ہے۔
- ذکر یا فرج میں دوا ڈالنا مفسدِ صوم نہیں ہے۔

- مقعد میں ڈالی گئی دوا اگر صرف مقعد کی حد تک رہے تو غیر مفسدِ صوم ہوگی اور اگر تجاوز کر کے آنت تک پہنچ جائے تو مفسدِ صوم ہوگی۔ البتہ اس میں کافی احتیاط کی ضرورت ہے۔

## حواشی و حوالہ جات

- 1 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الصوم، باب الصائم یتحتم، رقم الحدیث، 2367۔
- 2 البقرہ 2: 187
- 3 فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، بیروت، موسسۃ الرسالۃ، ج 1، ص 1031۔
- 4 دیکھیے: ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، البحر الرائق، دار لکتب الاسلامی، بیروت، سن 2، ج 2، ص 279؛ کاسانی، علاء الدین، بدائع الصنائع، بیروت، دار لکتاب العربی، 1982، ج 2، ص 93؛ سخون، عبدالسلام بن سعید، المدونۃ الکبریٰ، ج 1، ص 197؛ الحرشی، محمد بن عبد اللہ، شرح مختصر خلیل، بیروت، دار الفکر، ج 2، ص 249۔
- 5 الشرنبلی، محمد بن احمد الخطیب، مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج، بیروت، دار الفکر، ج 1، ص 428؛ الغراوی، محمد الزہری، السراج الوہاج علی متن المنہاج، بیروت، دار المعرفۃ، ج 1، ص 138۔
- 6 ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد المقدسی، المغنی فی فقہ الامام، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1405، ج 3، ص 16؛ المرادی، علی بن سلیمان، الانصاف فی معرفۃ الرائج من الخلاف، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ج 3، ص 299۔
- 7 سرخسی، محمد بن احمد، منہج اللائمۃ، المبسوط، دار المعرفۃ، بیروت، 1414ھ، ج 3، ص 68۔
- 8 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الصوم، باب الصائم یصب علیہ الماء۔ رقم الحدیث: 2366۔
- 9 ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، البحر الرائق، دار لکتب الاسلامی، بیروت، سن 2، ج 2، ص 200۔
- 10 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الصوم، باب الصائم یصب علیہ الماء۔ رقم الحدیث: 2366۔
- 11 دیکھیے کاسانی، بدائع الصنائع، ج 2، ص 93؛ القیروانی، خلف بن ابی قاسم، تہذیب المدونۃ، ج 1، ص 132؛ النووی، یحییٰ بن شرف الدین، المجموع شرح المہذب، ج 6، ص 322؛ ابن قدامہ، عبد اللہ بن المقدسی، الکافی فی فقہ الام احمد بن حنبل، ج 3، ص 352۔
- 12 دیکھیے، امر و ہوی، سید نجم الحسن، مفتی، مفطرات صوم قرآن و حدیث کی روشنی میں، شعبہ نشر و اشاعت دارالعلوم یاسین القرآن۔ کراچی، 2019، ص 236-239

- 13 مجله مجمع الفقه الاسلامي، مطبعة مجمع لفقه الاسلامي، 1418ھ، جده، ج10، ص، ۸۳
- 14 نجيب الحق، ڈاکٹر، علم تشریح الابدان، العلم۔ سلیکیشر، پیشاور، 2018ء، ص174-177
- 15 مجله مجمع الفقه الاسلامي، ج10، ص647
- 16 ایضا، ص40
- 17 سخون، عبدالسلام بن سعید، المدونۃ الکبریٰ، ج1، ص229؛ کاسانی، بدائع الصنائع، ج2، ص93۔
- 18 بیہقی، ابو بکر، احمد بن حسین، السنن الکبریٰ، کتاب الصوم، باب الصائم یمتثل، رقم الحدیث: 8258
- 19 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الصوم، باب الصائم یصب علیہ الماء، رقم الحدیث: 2378
- 20 سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب فی الکل عند النوم، رقم: ۲۳۷۷
- 21 سلامی، محمد المختار الشیخ، بحث المفطرات، مجله مجمع الفقه الاسلامی، مطبعة مجمع الفقه الاسلامی، جده، 1418ھ، ج۱۰، ص۱۸۱۔
- 22 ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، المغنی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1405ھ، ج3، ص121
- 23 بیہقی، ابو بکر، احمد بن حسین، السنن الکبریٰ، کتاب الصوم، باب الصائم یمتثل، رقم: ۸۵۱۵، ج۴، ص۲۶۲۔
- 24 ترمذی، ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، الجامع الصحیح سنن الترمذی، دار احیاء التراث العربی بیروت، کتاب الصوم، باب الکل للصائم، رقم الحدیث: ۷۲۶، ج۳، ص۱۰۵۔
- 25 نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف، المجموع شرح المہذب، دار الفکر، بیروت، سن، ج۶، ص۳۴۹۔
- 26 بیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب الصوم، باب الصائم یمتثل، رقم الحدیث: ۸۵۱۷، ج۴، ص۲۶۲۔
- 27 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب فی الکل عند النوم، رقم: ۲۳۷۷،
- 28 شرف الحق، محمد بن اشرف، عون المعبود شرح سنن ابی داؤد، دار لکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ، ج4، ص218۔
- 29 بیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب الصوم، باب الافطار بالطعام ولبغیر الطعام، رقم: 8512
- 30 دیکھیے، امر و ہوی، سید نجم الحسن، مفتی مفطرات صوم قرآن و حدیث کی روشنی میں، شعبہ نشر و اشاعت دارالعلوم یاسین القرآن، کراچی، 2019ء، ص255-258
- 31 المبسوط، ج3، ص67۔
- 32 ابن عابدین، محمد امین بن عمر، رد المختار علی الدر المختار دار الفکر، بیروت 1412ھ، ج2، ص399
- 33 ابن نجیم، البحر الرائق، ج2، ص301
- 34 بدائع الصنائع، ج2، ص93
- 35 نجيب الحق، ڈاکٹر، علم تشریح الابدان، العلم۔ سلیکیشر، پیشاور، 2018ء، ص145
- 36 مجلة مجمع الفقه الاسلامي، ج2، ص453

- 37 نجیب الحق، ڈاکٹر، علم تشریح الابدان، العلم پبلیکیشنز، پیشاور، 2018ء، ص، 145
- 38 نجیب الحق، ڈاکٹر، علم تشریح الابدان، العلم پبلیکیشنز، پیشاور، 2018ء، 140-152
- 39 ابن عابدین، محمد امین بن عمر، رد المختار علی الدر المختار دار لفکر، بیروت 1412ھ،، ج2، ص397
- 40 فتاویٰ ہندیہ دار لفکر، بیروت، 1310ھ 'ج1 ص204
- 41 سخون، عبدالسلام بن سعید، المدونۃ الکبریٰ، ج1، ص269
- 42 برهان الدین، محمود بن احمد، الحیط البرہانی فی فقہ النعمانی، بیروت، دار لکتب العلمین ج2، ص383
- 43 علم تشریح الابدان، ص132